رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے ٭ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۷	یکم اپریل سنہ ۱۹۲۷ء ٭ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ	جلد اول

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ بخیر و عافیت ہیں حضور نے اپنے مولود مسعود کا نام رفیع احمد رکھا۔

محترمہ سارہ صاحبہ سب مبارک دینے والی بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

افسوس ہے کہ بہن حبیب النساء بیگم بنت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب ۱۴ و ۱۵ مارچ کی درمیانی شب فوت ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

جناب صوفی غلام محمد صاحب مع اہل و عیال ۱۶ مارچ دارالامان میں بخیریت پہنچ گئے بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بمبئی استقبال کے لئے گئے تھے ۲۲ مارچ شام کو لجنہ اماء اللہ نے دار مسیح موعودؑ میں مکرم صوفی صاحب کو ایڈریس دیا جو مع جواب اور حضرت صاحب کی تقریر کے درج ہے۔

افطاری کا سامان نہایت مکلف تھا۔

جن بچیوں نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کے لئے سب بہنیں دعائیں کرتی رہیں۔

ڈاکٹر فضل کریم صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ ڈاکٹر صاحب ان دنوں سانڈھین میں ملکانوں کیلئے متعین ہیں۔

جن بہنوں کے مضامین نہیں چھپے۔ وہ انتظار کریں۔ آئندہ جو چھپنے کے قابل ہیں چھاپ دیے جائیں گے۔ (اکمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈریس جناب صوفی غلام محمد صاحب

جناب مکرم صوفی صاحب
اور محترمہ بہن عائشہ بیگم صاحبہ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان آپکو بارہ سال کے مجاہدہ کے بعد کامیاب وکامران واپس آنے پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہیں گو آپکی خدمات اسلام کا صلہ تو وہ رحمٰن الرحیم خالق ارض وسماء ہی جسکی توحید اور جسکے دین کو آپنے اپنے آپکو ایک خطرہ میں ڈالکر پھیلایا ہے دے سکتا ہے مگر ہم خاکساران بھی بحکم مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ اپنے پر لازم سمجھتی ہیں کہ آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کریں۔ آپنے اپنے وطن اور اقرباء کو چھوڑ اور اپنے آرام اور دنیاوی ترقی کی پروا نہ کرتے ہوئے حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کیا اور خدا کی راہ میں مالی جانی بدنی جہاد کرکے دکھادیا کہ خادمان مسیح موعود علیہ السّلام ایسے ہوتے ہیں؟

صوفی صاحب مکرم۔ ہم آپکی ہمدم وغمگسار بیوی اور اپنی مکرمہ بہن عائشہ بیگم کا بھی دلی مسرت سے خیر مقدم کرتی ہیں۔ ہماری محترمہ بہن نے اپنے قابل تعظیم شوہر کا ساتھ دیکر اور اپنے والدین اور اپنے بہن بھائیوں سے جدا ہو کر قادیان ایسی پاکیزہ سوسائٹی سے الگ ہو کر غیر قوموں کی بہنوں کو دکھلادیا کہ اسلام کا پاک مذہب کمزور فرقہ نسواں کو بھی کتنے بڑے تبلیغی مجاہدے کے قابل بنادیتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ ہماری مکرمہ بہن نے جو تعلیم وتبلیغ اسلام اپنے خاوند محترم کے ساتھ رہ کر غیر از واقف اسلام لوگوں اور غیر از آشناء احمدیت قوموں میں کی ہے وہ ایک نہایت قابل قدر کارنامہ اور ہمارے لئے فخر کا موجب ہے۔

مکرم صوفی صاحب! آپکو اخبارات اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوگا کہ ہم سب ممبرات حتی المقدور خدمت دین کے لئے کوشاں ہیں۔ مگر تاہم ہنوز ہم اس کام میں بہت پیچھے ہیں۔ ہماری دلی آرزو اور خواہش ہے کہ ہم حقیقی طور سے صحابیات رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چل سکیں۔ اور امید ہے کہ آپ ایسے تجربہ کار بزرگان ملت وقتاً فوقتاً ہماری رہنمائی فرماکر اللہ سے اجر پائینگے۔

اخیر میں پھر ہم سب ممبرات لجنہ آپکی کامیاب مراجعت پر نہایت خلوص قلبی سے شکریہ ادا کرتی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ سے دعاء کی درخواست کرتی ہیں اور خود بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو تادیر سلامت رکھے اور اسلام کی خدمت اور احمدیت کی روز افزوں ترقی کے لئے آپکی زبان آپکے قلم اور آپکی ہمت میں بیش از بیش برکت ڈالے اور آپکو توفیق عطا کرے کہ آپ حضرت مسیح علیہ السّلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرتے ہوئے دین ودنیا کی اعلیٰ ترین حسنات سے بہرہ ور ہوں ؛ اللّٰھم آمین

(خیر خواہان ملت وخاکساران احمدیت ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان۔ بقلم عفیفہ النساء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب ایڈریس

از

مکرم صوفی غلام محمد صاحب بی اے

حضرت خلیفۃ المسیح - معزز خواتین اور معزز احباب! میں معزز خواتین کا جنہوں نے مجھے ایڈریس دیا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - مجھے اس لجنہ سے بہت ہمدردی ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے عورتوں کے دل زیادہ رحم والے ہوتے ہیں - دین کو سمجھنے کے بعد وہ اچھی طرح پہنچا سکتی ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایسی رحمت اور شفقت رکھدی ہے کہ مردوں میں اس کے مقابلہ میں بہت کم رحمت و شفقت ہوتی ہے کیونکہ یہ فطرتی طور پر نازک صنف اور شفیق قرار دی گئی ہیں - خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس صنف کمزور کی طرف توجہ فرمائی اور ان میں تعلیم و تربیت کا آغاز فرما دیا اور موجودہ زمانہ کے علوم اور اخبار سے واقفیت پیدا کرنے کے مواقع عطا فرمائے مجھے امید ہے کہ اس لجنہ کے ذریعے خدا کے فضل و رحم سے بہت سی روحیں زندگی پائینگی۔

میں نے اس کی شاخ ماریشس میں قائم کرنے کے لئے تحریک کردی تھی وہاں دو تین خواتین ایسی ہیں جن کی زندگی دین کے لئے گویا وقف ہو چکی ہے - ان میں ایک زبیدہ خاتون ہے جس نے مرحوم مولوی عبید اللہ صاحب کی بیوی (مرحومہ) کے بعد ان کی لڑکیوں کی تعلیم جاری رکھی - قرآن مجید کے ترجمے کئی ایک لڑکیوں کو ختم کرائے۔

زبیدہ خاتون - خاندان بھنّو کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہیں - اس نے خواب دیکھا کہ مسیح موعود قادیانی سچے ہیں بیعت کر لو - اسکے بعد اس خاندان کے نو دس ممبر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

اسی طرح مسٹر نور دیا کی بیوی میڈم نور ہے جو فرنچ ہے - مسٹر نور دیا کو ریویو آف ریلیجنز سے سلسلہ کی آگاہی ہوئی تھی - وہاں مینیجر تھا سکول کا اس کا نام احمد ابراہیم ہے عرف اس کا نیم ہے فرنچ میں میزر - یہ میزر کہتا تھا کہ شور مت مچاؤ اور احمدیت کا ذکر چھوڑ دو - اس خاتون کو خواب میں حضرت مسیح موعودؑ نظر آئے - فرمایا میزر سے کہدو کہ کیوں صداقت کی مخالفت کرتا ہے - جس کا بہت اثر ہوا سو خدا کا فضل ہے کہ ماریشس میں کئی خاندان مع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی عورتوں کے احمدی ہیں - اور وہ عورتیں بہت مخلصہ ہیں۔

اگر یہ کوشش جاری رہی تو انشاء اللہ یہ لجنہ ہدایت و رحمت کا درخت بن جائیگا۔

میری بیوی نے وہاں تعلیم پھیلانے میں بہت کوشش کی ہے۔ اور ان خاندانوں سے اچھا رابطہ پیدا کر لیا تھا چنانچہ جب ہم آنے لگے تو سب عورتیں رونے لگیں۔ وہ آنے نہیں دیتی تھیں۔ جہاز کا وقت تھوڑا تھا اس لئے ہم کو جلدی چلنا پڑا۔ یہ محض خدا کا فضل تھا کہ وہاں دشمنوں پر خدا نے رُعب ڈالا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے نُصِرتُ بالرُّعب اسی طرح آپؐ کے خدّام کا دشمنوں پر ایک رُعب ہے۔

یہ مقدمۂ مسجد جب ہوا۔ تو ججوں کے سامنے بڑے بڑے وکیل پیش ہوئے۔ کئی معززین اور پادری اور گورے مقدمہ سُننے آتے تھے تمام مسائل احمدیّت پر پُر زور بحثیں ہوتی رہیں۔ مخالفین کا پیش امام ہمارے مقابل تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہیں قرآن میں لکھا ہے کہ عیسیٰؑ زندہ ہے اسے تسلیم کرنا پڑا کہ نہیں غرض اس اعلیٰ طبقے پر جو یُوں تو پوری توجہ نہ دیتا تھا۔ ثابت ہو گیا کہ ان غیر احمدیوں کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ چنانچہ مقدمہ کے بعد سے اب وفات عیسیٰؑ پر کوئی بحث نہیں کرتا البتہ نبوّت اور اسمہٗ احمد کو پیش کرتے ہیں۔

اسوقت مارشس میں کافی تعداد احمدیوں کی ہے شہر میں بھی جماعت پیدا ہو چکی ہے اب یہ ضروری ہے کہ میرے چلے آنے کے جلد بعد کوئی ایسا بزرگ وہاں جائے جو قرآن شریف کا ترجمہ تفسیر جانتا ہو۔ حافظ ہو۔ انگریزی کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔

مَیں پھر دوبارہ تمام صاحبان اور خواتین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی طرف سے اپنی بیوی کی طرف سے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مسیح موعودؑ کے ذریعے ہمارے دلوں کو ملا دیا۔ یہ احمدی جماعت کو الف بین قلوبکم کا انعام خاص فضل الٰہی ہے۔ یہ بھی خدا کا ایک نشان ہے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ مَیں نے اپنے دوستوں کو وہاں نصیحت کی ہے کہ ہم دنیاوی رشتوں کی جو قدر کرتے ہیں سو اس دینی رشتہ کا اس سے زیادہ لحاظ چاہیئے۔ آپ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مارشس والوں کو احمدیّت پر ثابت قدم رکھے، ان میں دین پھیلانے کا جوش تو بہت ہے۔ مگر یہاں سے مددگار و نگران کی ضرورت بدستور ہے اس کا خیال رہے۔ والسّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ

سب سے پہلے مَیں اس امر پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ جو ایڈریس لجنہ کی طرف سے پیش ہُوا - وہ اگلے ایڈریسوں سے بہت سی باتوں میں بہتر تھا - ایک تو اس لئے کہ ان حقیقی مطالب پر مشتمل تھا - جو ایسے مواقع کے لئے ہوتے ہیں - دوسرے اس لحاظ سے بھی کہ اسکے مطالب نہایت ہی سادہ عبارت میں بغیر کسی تکلّف و بناوٹ یا غیر ضروری طوالت کے ظاہر کئے گئے ہیں - اگر گمزوری تھی تو آواز میں - شاید ابھی عورتوں میں یہ ہمّت پیدا نہیں ہوئی - کہ وہ بغیر ہانپنے اور کانپنے کے مجالس میں اپنا مُدّعا ظاہر کر سکیں اسکے لئے ابھی ہمیں کچھ مُدّت اور انتظار کرنا پڑیگا۔

میرے نزدیک جو خدّام اسلام اپنے گھروں کو چھوڑ کر غیر ممالک میں جاتے ہیں - جہاں وہ ہمارے قلوب میں اخلاص کی رَو پیدا کرتے ہیں وہاں ایک اور بھی خیال پیدا ہونا چاہئیے - اور وہ خیال بہت ضروری ہے - کیونکہ اسی خیال کے پیدا کرنے کے لئے اظہار امتنان کیا جاتا ہے - یہ کہ ہمارے اندر بھی وہ ہمت پیدا ہو - جو ان میں ہے یہ غلط طریق ہے کہ ہم دُور کی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں - مگر قریب کی چیز کو نظر انداز کرتے ہیں - یہ ہمارے نفسوں کی کاہلی ہے کہ اسے موقعے نہ ملنے کے عذر میں چھپانا چاہتے ہیں - ورنہ ہم اپنے قریب بھی ایسے بہت سے مواقع پا سکتے ہیں - جو غیر ممالک میں جانے والے مبلّغوں کو حاصل ہوئے - اور جن کی وجہ سے ہم ان کی واپسی پر اس درجہ خلوص و مسرت ظاہر کرتے ہیں مَیں عزیز بہنوں اور ممبرات لجنہ کو توجہ دلاتا ہوں - کہ تبلیغ کے لئے ماریشس - یُورپ امریکہ جانے ہی کی ضرورت نہیں - بلکہ ہمارے اپنے شہروں بلکہ اپنے گھروں میں یہ سامان موجود ہے - مگر افسوس ہے - کہ ان مواقع کو مفت سے کھویا جا رہا ہے۔

آج مَیں ممبرات لجنہ کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ ادنیٰ اقوام کی عورتوں میں تبلیغ شروع کریں - اگر ہماری عورتیں امریکہ یورپ جاوا سماٹرا کو بھلا کر سرِ دست اس امر کو مدّ نظر رکھ لیں کہ گھر میں آنے والی چوہڑیوں اور دیگر ادنیٰ اقوام کی عورتوں کو اپنے اخلاق سے اپنے وعظ سے اپنی امداد سے اسلام میں لانا ہے - تو وہ اور پھر انکے ذریعے آٹھ دس سال میں ہزاروں آدمی ہدایت یاب ہو سکتے ہیں۔

یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ ان لوگوں کو اسلام میں لانا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسے امریکہ یورپ وغیرہ کے باشندوں کو کیونکہ بلحاظ انسانیت سب کا حق ہے اور سب ہی قابل قدر ہیں۔

پس اپنے اپنے گھروں میں یہ کام شروع کر دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایک دو ماہ کے اندر اندر کچھ دکھاؤ۔ یہ پھل اپنی شیرینی میں ان پھلوں سے کم نہیں ہوگا۔ جس کے خواب دیکھے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ممبرات لجنہ کو توفیق دے کہ وہ ایسے نزدیک مواقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ جو خدا نے ان کے لئے کھول دیئے ہیں اور اسکے لازوال فضلوں کی وارث ہوں۔ اذان ہو رہی ہے اس لئے ختم کرتا ہوں۔

صدقۃ الفطر

روزہ کی بیشمار حکمتوں میں سے ایک حکمت۔ اور لاتعداد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ امراء اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنے سے خصوصاً موسم گرما میں یہ اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہماری قوم کے غرباء کو بھوک اور پیاس اور قلت معاش کی وجہ سے کسقدر تکلیف کا سامنا رہتا ہوگا۔ خوشحال لوگ ایک مہینہ کی تکلیف سے بدحال بھائیوں کے بارہ مہینے کی حال کا احساس کر سکتے ہیں۔ اس احساس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ اپنے مال اور دولت سے غرباء کی تکالیف دُور کرنے کی طرف طبعاً مائل ہونگے۔ اور اس طرح پر اسلامی سوسائٹی کے مفلوک الحال افراد کی حالت بہتر ہو جائیگی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک مہینہ میں صدقہ و خیرات کی بہت ترغیب و تحریص دی ہے۔ اور خود آپؐ اس کا عملی نمونہ تھے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ یوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے لیکن رمضان شریف میں اور دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ پس شارع علیہ السلام کا رمضان میں خصوصیّت سے صدقہ و خیرات کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ روزہ کے اغراض میں صدقہ و خیرات بھی داخل ہیں۔

اس دلیل سے بڑھ کر ایک اور دلیل صدقۃ الفطر ہے۔ جس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ روزہ کے نتیجہ میں ہے کیونکہ فطر روزہ چھوڑنے کو کہتے ہیں پس صدقۃ الفطر کے یہ معنی ہوئے۔ کہ روزہ کی ریاضت ایک ماہ تک ہم پوری کر چکے اور بھوک و پیاس وغیرہ کی مشقت ہم محض خدا کے لئے چکھ چکے۔ تو اب اس کے چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اور بھوک اور پیاس سے فراغت حاصل ہے۔ اس کے شکریہ میں ہم نے غرباء کو صدقہ دیا۔ کہ الٰہی تو نے ہمیں بھوک و پیاس سے بچایا۔ ہم صدقہ دیکر تیری مخلوق کو بچاتے ہیں۔ پس صدقۃ الفطر کا وجود ایک زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلیل ہے اس بات پر کہ روزہ میں بھوکے رہنے کا مقصد عظیم یہ ہے کہ انسان کو بھوکے بھائی بہن کی تکلیف کا احساس ہو - کیونکہ جب تک انسان پر خود کوئی تکلیف وارد نہ ہو وہ کبھی کماحقہٗ اس کا احساس تصوّر نہیں کر سکتا اس لئے صحیح احساس اور سچّا تصوّر پیدا کر کے غرباء کی مشکل آسان کرنے کی ترغیب دی گئی ہے -

---

اس بات کا ایک قرینہ یہ بھی ہے - کہ صدقۃ الفطر کو رمضان کے دوران میں فرض نہیں کیا - بلکہ شریعت نے اسکے لئے اصل روز یکم شوال مقرر کیا ہے - جس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ ایک مُسلم رمضان میں تیس ۳۰ یا انتیس ۲۹ دن تک روزے رکھ کر یکم شوال کو غرباء کو صدقہ دیکر بتلاتا ہے کہ یہ جو مَیں نے پچھلا سارا مہینہ بھوکا و پیاسا رہ کر گذارا ہے اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا ہے کہ مَیں نے اپنے غریب بھائیوں کی بھوک و پیاس کا . اندازہ کر لیا ہے - اور مَیں نے سمجھ لیا ہے کہ شریعت نے مجھے بھوکا رکھ کر یہ سبق دیا ہے کہ میری قوم کے مفلوک الحال لوگ ایسی ہی مشقت روز و شب برداشت کرتے ہیں - اس لئے انکی حالت کا احساس کر کے ان کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کرے

چونکہ مَیں نے روزہ کے اس مقصد کو پالیا ہے اس لئے مَیں رمضان کے ختم ہوتے ہی یکم شوال کو اس مشن کے سرانجام دینے میں مشغول ہو گئی ہوں - اور اپنی بلکہ دودھ پیتے بچے کی طرف سے بھی غرباء کو کھانے کے لئے غلّہ دینے کو تیار ہوں - یہ صدقہ کوئی معمولی طور پر مقرر نہیں - بلکہ واجب ہے - اور جس طرح باقی واجبات کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے - اسی طرح اس واجب کا تارک بھی سخت گنہگار ہے - بخاری شریف میں لکھا ہے - کہ فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر - آزاد ہو یا غلام - مرد ہو یا عورت - بڑا ہو یا چھوٹا - اس حدیث سے صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر ضروری ہے - خواہ وہ امیر ہو یا غریب -

---

پس ایک ایسا شخص جسکے گھر میں صدقۃ الفطر دیکر اس روز کے کھانے کو باقی ہو - اسے بھی ادا کرنا چاہیئے - بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے - کہ ایک غریب کو کسی نے صدقۃ الفطر دیا اس نے وہی اپنی طرف سے کسی دوسرے غریب کو دیدیا - غرض اسکے لئے کوئی نصاب یا حیثیت مقرر نہیں - یہ صدقہ ہر شخص کو اپنی طرف سے اور تمام ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے جن کا گذارہ اس کے ذمہ ہے۔ مثلاً بیوی بچے۔ لونڈی غلام۔ غریب والدین۔ غرض ہر شخص جن کا یہ متکفل ہے۔ اور سرپرست ہے۔ اور وہ خود نہیں دے سکتا۔ اس کی طرف سے یہ ادا کرے۔ اس صدقہ کی مقدار میں کمی بیشی نہیں۔ دودھ پیتے بچے۔ تیس سالہ جوان۔ اور اسی سالہ بوڑھے کے لئے ایک ہی مقدار ہے۔ اب صدقۃ الفطر کی مقدار ایک صاع فی کس بتائی گئی ہے۔ یعنی اڑھائی سیر طعام۔ خواہ وہ جو ہوں یا مکی کھجور ہو یا منقی۔ پنیر ہو یا گندم (جسکا نصف صاع ہے) پھر اگر نقدی دینا چاہیں تو جس بھاؤ سے مندرجہ بالا اشیاء آتی ہوں۔ ایک ایک صاع کے حساب سے قیمت ادا کر دیں تو بھی جائز ہے۔ صدقۃ الفطر وصول کرنے والے کو چاہیئے کہ صدقہ دینے والے کے لئے رحمت کی دعا ضرور کرے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابو اوفی نام ایک شخص صدقہ لایا۔ آپ نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے اٰلِ اَبِی اَوْفٰی یعنی اے اللہ ابو اوفی کے اہل و عیال پر رحمت کر۔ پس شوال کا ہلال دیکھ کر روزے رکھنے چھوڑ دے۔ اور شکریہ مالی صدقۃ الفطر کی صورت میں اور شکریہ روحانی و جسمانی نماز کی شکل میں ادا کرے۔ لیکن صدقہ عید الفطر سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ پھر صدقۃ الفطر نہیں بلکہ معمولی صدقہ ہو جائیگا۔

اہلیہ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر
موروثی پور (لائل پور)

آپ اپنا نام لکھا کیجئے۔ نام کا پردہ بے معنی بات ہے۔ اس مضمون کا شکریہ۔ (ادیٹر)

حبیب بیگم مرحومہ غفر اللہ لہا

۱۸۔ مارچ کے اخبار الفضل میں زیر عنوان مدینۃ المسیح خبروں میں بہن حبیب بیگم کی وفات حسرت آیات پڑھ کر دل خبر برق اثر سے پاش پاش ہو گیا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ آہ وہ ہماری قابل فخر اور رونق محفل بہن ہم سے ہمیشہ کے واسطے جدا ہو کر ہماری بزم رونق کو سونی کر گئیں۔ ابھی چند دن ہوئے جبکہ ان کے قادیان آنے کی خبر سُنی تو پڑھ کر دل نہایت خوش ہوا تھا کہ اب انکی حالت رو بصحت ہے لیکن معلوم نہیں تھا کہ ؎

پنہاں اجل کا دست ستم آستیں میں ہے
ہم کو خبر نہ تھی کہ یہ ظالم کمیں میں ہے

اچانک انکی وفات کی خبر سن لی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - مجھے بہن صاحبہ سے ذاتی تعارف حاصل نہیں تھا۔ لیکن میں انکو بخوبی جانتی تھی کہ وہ کس خوبی کی مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھیں - افسوس اگر وہ زندہ رہتیں تو کسی دن اپنی صنف کے لئے مایۂ ناز ہوتیں لیکن آہ قبل اسکے کہ ہم اس قابل بہن سے کوئی فائدہ حاصل کرتے موت نے انکو بہت جلد ہم سے الگ کر دیا۔ جماعت کی مستورات کی موجودہ حالت کو مدّنظر رکھتے ہوئے ایسی قابل بہنوں کا اُٹھ جانا جو اپنے دل میں اپنی بہنوں کے سود بہبود کا کافی سے زیادہ ارمان رکھتی ہوں اور جن سے مستورات کی ہزاروں قسم کی امیدیں وابستہ ہونے کے علاوہ ان سے فیض حاصل کرنے کا بھی زمانہ قریب تر ہو اسوقت ان قابل بہنوں کا رخصت ہو جانا - جماعت کی مستورات کے لئے رنج و الم کے علاوہ سخت نقصان کا باعث ہے جسکی تلافی موجودہ صورت میں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے - ہماری مستورات کو جو نقصان سیّدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات حسرت ناک سے پہنچا ہے وہ جماعت میں سب پر ظاہر ہے - آئندہ کا حال تو ہمیں معلوم نہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی تلافی ابھی تک نہیں ہوئی - آہ وہ ہماری محترمہ بہن جن کو ہماری بہتری و فوائد کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ ہمیشہ اس میں منہمک رہتی تھیں افسوس کہ اس گوہر نایاب کا ہم لطف اُٹھانے نہ پائے تھے کہ وہ تہ خاک ہو گیا - انکی وفات کو عرصہ ہو چلا ہے لیکن اب بھی جب کبھی وہ یاد آتی ہیں تو خون دل پانی ہو کر بہ جاتا ہے

جب ہمارا یہ حال ہے تو وہ خویش و اقارب جن کی مرحومہ محترمہ عزیز تھیں ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی ؎

غریباں را دل از بہر تو خون است
دل خویشاں نمیدانم کہ چون است

کاش یہ جو ہستیاں ہیں اپنے ارمان نہیں خلق اللہ کی خدمت کے ارمان تو پورے کریں لیکن نہیں موت کے آگے کسی کی پیش نہیں جاتی - آہ مجھے اپنی آپا مرحومہ فاطمہ خاتون یاد آ گئیں ان کے دل میں قومی خدمات کے کتنے ارمان تھے - گھنٹوں ہم آپس میں یہ باتیں کرتی رہتی تھیں مگر آہ موت نے انکو اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنے ان ارمانوں کو شوق سے پورا کرتیں - آج انکی وفات کو ڈیڑھ سال ہونے کو ہے - لیکن ہمارے سینوں میں انکی یاد تازہ ہے یہی نہیں بلکہ ہماری کئی احمدی بہنیں جن کے بڑھ بڑھ کر بلند آرزوئیں اور عالیشان ارمان تھے سو اگر زندہ رہتیں تو جماعت میں آفتاب بن کر چمکتیں لیکن موت نے انکو ایسے وقت بستر خاک پر سُلا دیا کہ ان کے حسرت و ارمان بھی نوحہ گر ہیں اور جن کی یاد ابھی تک (ہم احمدی مستورات) ہمارا دل دُکھاتی اور ہمیں خون کے آنسو رُلاتی ہیں - آہ وہ بلبلیں دنیا میں ہمارے باغ کی تو رونق نہ رہیں لیکن ؎

خُلد میں اب وہ زینت چمن ہیں
سرمایۂ حُسن انجمن ہیں !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوس انسان کی ہستی کیا ہے کل جو ہماری طرح چلتے پھرتے تھے آج وہ ہزاروں من مٹی کے نیچے پڑے ہیں یہ نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ لیکن غافل ایسے ہیں کہ ع

ہم کو عبرت نہیں ہوتی کسی افسانے سے

برابر حرص طمع بغض تعصب نفسانیت میں پڑے ہیں۔ آخر یہ کس زندگی کے لئے دنیا ناپائیدار پر جان دیتے ہیں۔ لیکن جب مر گئے تو سوائے نیک عمل کے کچھ بھی ساتھ نہیں جاتا ؎

این ہمہ ہیچ است چوں مے بگذرد
بخت و تخت و امر و نہی گیر و دار

پس یہ مال زر مکانات جاگیر خویش و اقارب سب چند دن کی زینت ہے۔ اسپر غافل نہیں ہونا چاہیئے مقبول بندے وہی ہیں جو دنیا سے الگ رہتے ہیں لیکن اپنے فرائض جو انکے ذمے ہیں برابر پورے کئے جاتے ہیں وہ دنیا میں ایسے نیک کام کر جاتے ہیں جنکو آئندہ آنیوالی نسلیں فخریہ یاد کریں ؎

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

پس دوسروں کی موت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ آج وہ گیا کل ہماری باری ہے دنیا کو ایک فریب کا دام سمجھنا چاہیئے جس میں پھنسنا سراسر حماقت ہے یا ایک تھیٹر کا سٹیج سمجھنا چاہیئے جہاں ہر کوئی اپنا اپنا پارٹ دکھا کر چلا جاتا ہے افسوس ؎

سینکڑوں وہ ہستیاں جن سے جہاں معمور تھا
پیاری پیاری صورتیں آنکھوں کو جن سے نور تھا
رنج و غم جن نونہالان جہاں سے دور تھا
وہ عزیزان گرامی جن سے دل مسرور تھا
موت نے انکو بسایا بستیٔ خاموش میں
میٹھی نیندیں لے رہی ہیں قبر کی آغوش میں

خاک نشیں ب - خ - ن دہلی

مہربانی فرما کر اپنا پورا نام لکھا کیجئے یہ کیا طریق ہے (ڈیکل)

زمانے کی حالت اور ہمارا فرض

فصل خزاں کمیں میں ہے صیاد گھات میں
مرغ چمن کو فرصت سیر چمن کہاں

آج چمنستان ہستی میں ظلمت کا اسقدر دور دورہ ہے کہ جہانتک کر دیکھو سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

ہر طرف فلاکت و ادبار کی روشیں ہیں اور ان پر اشک ہائے عبرت ٹپک رہے ہیں۔ اخلاص و محبت کی ہریاول نے اپنا دامن سمیٹ لیا۔ اور اسکی جگہ دھوکا و فریب نے لیلی ہے۔ صلح و آشتی عنقا! کینہ و فساد کے غنچے تبسم کر رہے ہیں۔ خود غرضی کی کونپلیں پھوٹ رہی ہیں! کبر و نخوت کی بلبلیں نغمہ سنجی کر رہی ہیں، تنزل کی ہوائیں چل رہی ہیں، غفلت کے بادل گھرے ہوئے ہیں، نکبت کی پھوار پڑ رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض دنیا اسوقت ایسی مصیبت میں مبتلا ہے کہ اس کی حالت بیان میں نہیں آسکتی۔ اس کشمکش حیات کا سب سے زیادہ اثر بزم مُسلم پر پڑا ہے۔

آہ! اس باد تند نے مُسلم کا شیرازہ ہستی پراگندہ کر دیا اور اس کا روشن چراغ عیسائیت کے بگولے گُل کر دینا چاہتے ہیں۔

اس حالت کس مپرسی کو دیکھ کر حریف نے فائدہ اُٹھانا چاہا اور اسکا رہا سہا سامان بھی برباد کر دینے کا تہیّہ کر لیا۔

آہ! عیسائیت کے فائر شدھی کے تیران کی فضلے زندگی کو تہ و بالا کئے دیتے ہیں۔ بھلا کیوں یہ مقدس چمن آج اس طرح پائمال ہو رہا ہے یہ تو وہ گلشن ہے جو علوم و فنون کا گہوارا تھا اور تہذیب و شائستگی علم و حکمت کا مخزن

پھر یہ وہ قوم ہے جس کا دنیا نے لوہا مانا، وہ جس نے دنیا کو چلا دی، ہاں وہ جسکے افعال اقوال پر چل کر آج قومیں عروج پا رہی ہیں جسکے نقش قدم آج اہل یورپ کے خضر راہ بن رہے ہیں، جنکی اقتدا یورپ کیلئے باعث عزت بنی۔ صد حیف آج ایسی لبرل قوم بالکل تہیدست ابتر و خوار نظر آتی ہے۔

اسکی وجہ کیا؟ اسکی وہ عزت و عظمت کہاں گئی؟ اسکا وقار کیا ہوا؟ اسکی وہ شان و شوکت کیوں لاپتہ ہے؟ کیوں آج اسپر چاروں طرف سے ستم ٹوٹ رہے ہیں؟ کیوں اس کی نبض ہستی مدھم ہوئی جاتی ہے؟

عبرت! عبرت!! کہ اسکی وجہ احکام الٰہی سے روگردانی، اپنے فرائض سے غفلت و کوتاہی، اپنے خالق کی نافرمانی، مذہب سے ناواقفی، آہ؟

رہے جب تک ارکان اسلام برپا
چلن اہل دیں کا رہا سیدھا سادا
رہا میل سے شہد صافی مصفّا!
رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرّا

آہ بہنو! اس جہل کی بدولت آج ہماری ہم جنس شدھی کی لہروں میں بہی جا رہی ہے خدا ہمیں اس جہالت، سُستی، غفلت کی بلاؤں سے محفوظ رکھے اُف کسقدر دردناک سماں ہے۔ ذرا اس کیفیت کو خیال میں لاؤ اَللہ اکبر و سُبحان اللہ کہنے والی بہنیں اوم کے گیت گائیں!! استغفر اللہ! پھر آپ ہی فیصلہ کرو کہ اس روح فرسا منظر کو ہم چُپ بیٹھ کر نظارہ کرینگی؟

نہیں نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا ہم ضرور اس روشنی سے جو ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے طفیل حاصل ہوئی (اور اس نعمت کے شکریہ میں کہ ہمیں ظلمت کے گڑھوں سے بچا کر منوّر اور مطمئن زندگی بخشی گئی) اپنی ہم جنسوں کو بھی بیدار کرینگی۔ ابھی تو کچھ نہیں بگڑا اُٹھو! چلو! بڑھو! کہ دیر کرنیکا موقع نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رہے کہ اسوقت اطمینان تمھارے اور صرف تمھارے پاس ہے، نور صرف تمھارے ہی گھروں میں ہے، تسکین قلب صرف تمہی کو حاصل ہے۔ دنیا اس وقت سخت کشمکش اور حالتِ بحران میں ہے اسکی زندگی سخت تاریک ہو رہی ہے ضرورت ہے کہ نور کی کرنوں کو ان تک پہنچائیں اور اس عرفان کی صراحیاں بھر کر ہاتھوں میں لیں اور جام پر جام پلائیں۔

یہ وقت ستانے کا نہیں! ان تھک کوششوں کی ضرورت ہے سنو! سنو! مقدس امام کیا فرما رہے ہیں۔ ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا! سست کبھی گام نہ ہو

اُٹھو اُٹھو! احمدیت تم سے ایک سر توڑ کوشش کا مطالبہ کرتی ہے اور نہیں چاہتی کہ تم ایک منٹ بلکہ ایک لمحہ بھی آرام پر خرچ کر کے ضائع کردو۔ سنو تو! ارشاد پر ارشاد اور تنبیہ پر تنبیہ ہو رہی ہے کہ ستانے کا خیال نہ کرو کام کی اہمیت کا خیال کرو ؎

لی ہوش میں آنیکی جو ساقی سے اجازت
فرمایا خبردار! کہ نازک ہے زمانہ

پس اُٹھو اور اپنی ہم جنسوں کو اس چشمہ آبِ حیات کا پتہ دو! ہاں کہدو کہ ؎

آئیں پئیں وہ شوق سے جو اہلِ ظرف ہوں
ساقی بھرے کھڑا ہے مئے لعل سے ایاغ

ہاں اے جسم کی جانشینو! کچھ بینواؤں کی بھی خبر لو اور انکو بھی اس نعمت سے شادمانی بخشو! اس نور سے حصہ دو! اس سکینت قلب کی بوند پلاؤ دنیائے اسلام کی کشتی بھنور میں پھنسی ہے باطل کا طوفان اسکو گھیرے ہوئے ہے۔ تم پر اس کا بہت حق ہے پس اُٹھو اور اپنا حق ادا کرو۔

دائیں بائیں جھانکنے کا وقت نہیں! بلکہ ہر ایک بہن یہ سمجھے کہ میرے اپنے گھر بلکہ کپڑوں کو آگ لگ رہی ہے اگر میں دوسروں کی امداد کا انتظار کرونگی تو اتنے میں آگ میرا کام تمام کر دیگی پس آپ ہی پوری کوشش سے بجھاؤ۔

ہاں ہاں اشاعت اسلام میں تن من دھن سے دریغ نہ کرنا اور نہ ہی سستی کو قریب آنے دینا کہ ابھی تمھاری منزلِ مقصود بہت دُور ہے۔ جلد سے جلد منزلِ مقصود طے کرنیکی کوشش کرو اگر پوری طاقت اور نہ تھکنے والی محنت کرو تو یقین ہے کہ بہت جلد صحابیات رض کی ہمسری حاصل کرلو۔ ؎

رستے میں گر نہ ٹھیریں تو تم بھی جا ملو گی
گذرا ابھی ہے یاں سے خیل و حشم تمھارا

فقط والسلام۔

آپکی ناچیز بہن امتہ الحفیظ اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب

عزیزہ امتہ الحفیظ۔ مفتی فضل الرحمن صاحب قادیانی کی لڑکی ہیں ان کا یہ مضمون کیا بلحاظ عبارت کیا باعتبار مطالب قابل تعریف ہے۔ (اکمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارا قرآن"

مُدّت ہوئی مَیں نے اپنے ابّا جان سے کہا تھا کہ مجھے ایک نظم لکھدیں۔ اُنہوں نے یہ نظم مجھے بنا دی۔ اور میری آپا مریم صدیقہ کو بھی ایک نظم لکھدی۔ آپا کی تو الفضل میں چھپ گئی۔ میری یونہی رہ گئی۔ اب آپ مصباح میں اسے چھاپ دیں۔ جب چھپ جائیگی تو مَیں اسے پڑھ کر بہت خوش ہونگی۔ اور میری اور بہنیں بھی سب پڑھینگی۔ یہ قرآن کی تعریف میں ہے :-

قرآن سب سے اچھا۔ قرآں سب سے پیارا ـــ قرآن دِل کی قُوّت۔ قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے۔ جو میرے نام آیا ـــ اُستانی جی پڑھاؤ۔ جلدی مجھے سِپارا

پہلے تو ناظرے سے۔ آنکھیں کرونگی روشن ـــ پھر ترجمہ سِکھانا۔ جب پڑھ چکوں مَیں سارا

مطلب نہ آئے جبتک۔ کیونکر عمل ہے ممکن ـــ بے ترجمے کے ہرگز۔ اپنا نہیں گذارا

یارب تُو رحم کرکے۔ ہم کو سِکھا دے قرآں ـــ ہر دُکھ کی یہ دوَا ہو۔ ہر درد کا ہو چارا

دل میں ہو میرے ایماں سینے میں نُورِ فرقاں ـــ بَن جاؤں پھر تو سچ مچ۔ مَیں آسماں کا تارا

عیسیٰ مسیحؑ آئے۔ ایمان ساتھ لائے ـــ قرآنِ گُم شدہ بھی۔ نازل ہُوا دوبارا

اَب وقت آگیا ہے۔ اِسلام کا ہو غلبہ

"گر تو نمے پسندی۔ تغییر کُن قضارا"

فقط

آمنۃ اللہ
بنت میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن سونی پت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظام خانہ داری

میرا یہ مضمون انتظام خانہ داری پر ہے کیونکہ عام گھرانوں میں دیکھا جاتا ہے بہن اپنے گھر کی ملکہ کیوں کہلاتی ہے؟ اس لئے کہ وہ سارے گھر کا انتظام اور گھر والوں کا اہتمام خود کرتی ہے ہم اس لئے ماننے کے لئے تیار ہیں کہ گھر بہنوں ہی سے ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ اگر کسی بہن میں انتظام کا سلیقہ نہیں ہے تو وہ گھر کو کسی طرح بھی اپنے انتظام سے مبارک اور بہتر نہیں بنا سکتی انتظام خانہ داری بہت مشکل ہے۔ لیکن صرف ان بہنوں کے لئے جن میں سلیقہ انتظام نہیں ہے جو بہن انتظام کرنیکی قابلیت رکھتی ہیں ان کے گھروں میں جا کر دیکھو کیسی مسرت اور روشنی برس رہی ہے جب گھر کا انتظام عورتوں کے متعلق ہے تو ہر بہن کو لازم ہے کہ وہ انتظام خانہ داری سیکھے اور گھر کو اپنے قابو میں رکھے سب سے پہلا انتظام سامان و اسباب کا رکھ رکھاؤ ہے جو چیز جہاں موزون معلوم ہو وہیں رکھی جائے یہ نہ ہونا چاہیئے کہ جھاڑو میز کے نیچے پڑی ہے اور کرسی باورچیخانہ میں رکھی ہے ہر چیز ہر برتن اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے قرینے سے اچھا معلوم ہوتا ہے اِدھر اُدھر پڑی ہوئی چیزیں نہ صرف گھر والیوں کی بے انتظامی کا ثبوت دیتی ہیں بلکہ بہت جلد خراب بھی ہو جاتی ہیں جب کوئی برتن کام میں لاؤ تو کام ہو چکنے کے بعد فوراً مانج ڈالو اگر برتن چولہے پر چڑھایا گیا ہے تو تلا لگا کر خشک ہونے کے لئے رکھوا دو جب خشک ہو جائے تو اُسے اپنے ٹھکانے پر پہنچا دو صبح اُٹھ کر گھر میں جھاڑو دینے کے بعد تمام برتنوں میزوں کرسیوں کتابوں الماریوں کپڑوں کی گٹھڑیوں اور صندوقوں کو جھاڑن سے اچھی طرح جھاڑ دینا چاہیئے ریشمی اور گوٹے کے کپڑوں کو مہینے میں کم سے کم ایک مرتبہ دھوپ دینا نہایت ضروری ہے تاکہ اُن میں کیڑا نہ لگ جائے زیادہ پڑے پڑے خراب نہ ہو جائیں نہ باورچیخانہ میں مثل کوڑا کرکٹ زمین ناہموار گڑھے ہوں جن میں برتنوں کا دھوون نیلی نیلی سڑی ہوئی کیچڑ بھری ہو اور مکھیوں کی فوج کی فوج پلی ہوئی ہو جو دراصل بیماری کی جڑ ہے۔ اس لئے ہر ایک بہن کو چاہیئے کہ صفائی کی عادت ڈالیں۔ بس میری تو یہی خواہش ہے کہ ہر ایک بہن کو سلیقہ شعاری کی عادت ہو۔ والسّلام

رشیدہ اختر بنت شیخ مولا بخش صاحب احمدی

از لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت

نہیں معلوم کس لئے عام طور پر مرد عورتوں کو بُرا جانتے ہیں۔ مردوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ درحقیقت عورت کیا شے ہے۔ اور اسلام اسکے متعلق کیا کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بہشت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ عورتوں کے حقوق مقدس ہیں۔ نیک عورت مرد کی بہترین دولت ہے۔ اپنی عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو۔ علم حاصل کرنا مرد عورت کا یکساں فرض ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اپنی بیویوں سے نرمی اور محبت کا برتاؤ رکھو۔ وہ تمھاری کنیزیں نہیں ہیں۔ نکاح مرد عورت کا ایک معاہدہ ہے۔ اس میں دغا باز نہ ٹھیرو۔ پس مرد یہ نہ سمجھیں کہ ہم ہی سب کچھ ہیں۔ دیکھو اگر عورت نہ ہوتی۔ تو تمھیں یہ آرام کہاں نصیب ہوتا۔ عورت مرد کے لئے گھر کی زینت اور گھر کی چراغ اور مرد کا لباس اور سہارا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیرکم خیرلاھلہ یعنی تم میں سے اچھا انسان وہی ہے۔ جو اپنی بیوی سے اچھا پیش آتا ہے۔ عورتیں مردوں کے دل کا بہلاؤ انکی زندگی کا سرمایہ راحت انکی آنکھوں کی باغ بہار انکی خوشی کو زیادہ اور انکے غم کو غلط کرنے والیاں ہیں۔ عورت مجموعہ صفات ہے۔ زندگی میں وہ تمھاری بہترین رہنما ہے۔ خوشی کے دنوں میں سب سے عمدہ صلاح کار اور مصیبت کے زمانہ میں وہ تمھاری بہترین مونس ہے! عورت کے متعلق چند مقولے یہ ہیں:۔

(۱) کہ اے عورت! تو ان عطیوں میں سے بہترین عطیہ ہے۔ جو قدرت کی طرف سے انسان کو مل سکتے ہیں۔ یا جنہیں انسان دنیا میں حاصل کر سکتا ہے!

(۲) اے عورت! تیری روح میں خلد بریں کا جلوہ نظر آتا ہے۔ نیکی اور حسن کا نور تیرے گرد ہالہ کئے ہے۔ اور ایک دوسرے کو منوّر کر رہا ہے۔ بیشک تو ایک آسمانی مخلوق ہے۔

(۳) عورت ایک تصویر کی مانند ہے۔ جو ایک جاہل شخص کے ہاتھ میں کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتی۔ لیکن صاحبِ دانش لوگ بہت بیش قیمت تصوّر کرتے ہیں۔

(۴) دنیا کے تمام ملکوں کی عورتیں عموماً بہت ہی خلیق حلیم الطبع مہمان نواز اور ہمدرد ہوتی ہیں جب کبھی انکے ساتھ شریفانہ طریقہ پر گفتگو کی جائے۔ تو وہ ہمیشہ نہایت متانت اور مہربانی کے ساتھ تمام سوالات کا جواب دیتی ہیں۔

(۵) عورت کی خوبیوں کا بہترین حصہ وہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسے کوئی تصویر ظاہر نہیں کر سکتی! عورتیں شادی کر کے مردوں کی مونس بنتی ہیں۔ مرد بیمار ہے تو وہ فکر مند ہیں۔ مرد پریشان ہے۔ تو وہ دردمند ہیں۔ بچوں کی خدمت کرتی۔ شوہر کی نگہداشت۔ گھر کا خیال رکھنا۔ خانہ داری کے معاملات۔ مطلب یہ ہے۔ کہ شادی کر کے ایک عظیم الشان قربانی کرتی ہیں۔ اب معلوم ہو گیا؟ کہ عورت کیا چیز ہے لیکن مرد اب بھی اگر انکو برا جانیں۔ تو اس میں عورتوں کا کیا قصور ہے ؟

خاکسار بیگم شیخ ایم۔ اے۔ رشید صاحب بی۔ اے انجینئر۔ از دہلی

اس مضمون کا کچھ حصہ بوجوہات مجھے حذف کرنا پڑا معافی چاہتا ہوں (اکمل)

مفید کام

مصباح یکم فروری کے پرچہ میں ایک بہن صاحبہ نے "احمدی مستورات چندے کی طرف خاص توجہ فرمائیں" مضمون لکھا ہے انہوں نے جو "احمدیہ فنڈ" کے متعلق مشورہ دیا ہے۔ اور اپنی مثال بھی پیش کی ہے۔ بیشک وہ قابل تقلید ہے۔

اسکے علاوہ میرا خیال ہے۔ کہ ہم تمام بہنیں بھی ایسا ہی کیا کریں۔ کہ ایک اسی طرح کا فنڈ بنا کر اس میں ہر جمعہ کم از کم سات پیسے ڈال دیا کریں۔ جس سے کچھ نہ کچھ چند ماہ بعد جمع ہو جائیگا جو مختلف تحریکوں میں دینے کے کام آئیگا۔

اسکے علاوہ مجھے بہنوں کو "دار المشائخ" قادیان جو مہمانخانہ کے علاوہ ضعیف اپاہج نادار لوگوں کے لئے ہے۔ توجہ دلانا ہے۔ ہم اگر اسکی مدد اس طرح بھی کر سکیں تو خوب ہوگا۔ کہ جب آٹا گوندھنے یا گندھوانے لگیں۔ تو اس میں سے ایک مٹھی آٹا رکھ لیا کریں۔ پھر خواہ آٹا فروخت کر کے اسکی قیمت یا اگر قریب ہو تو آٹا ہی ان نادار لوگوں کی امداد کے لئے روانہ کر دیا کریں۔

غیر ضروری نہ ہوگا اگر میں اس ایک اور

پڈنگ بنانیکا آسان طریقہ

پڈنگ بنانے کے کئی طریقے ہیں لیکن آسان بہتر ترین یہی طریقہ ہے کہ آدھ سیر دودھ میں دو انڈے ڈال انکی سفیدی کو خوب پھینٹیں جب سفید صابن کے موافق جھاگ چھوڑنے لگے۔ تو زردی بھی ڈالدیں۔ اور چینی ملا کر خوب ہلائیں پھر اگر پڈنگ بنانے کا برتن ہو۔ تو اسمیں ورنہ کسی دوسری گہری پلیٹ میں ڈالکر اسکے اوپر بھی ایک اتنی بڑی پلیٹ الٹ کر ڈھانک دو کہ کناروں میں سے بھاپ نہ نکل سکے کوئلوں کی آنچ پر پلیٹ رکھ کر اوپر بھی کوئلے رکھدیئے جائیں جب سرسراہٹ کی آواز بند ہو جائے تو نیچے اوپر سے کوئلے اتار کر استعمال کرو "نسیم" لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید طریقے کو ظاہر کروں - کہ مرغیوں کی پرورش بجائے خود ایک بہت مفید کام ہے - اگر ہم مرغیوں کی پرورش کریں تو وہ ہمیں بہت فائدہ دے سکتی ہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ انگریز لوگ اُنکی آمد خواہ کتنی زیادہ ہو - لیکن وہ ہر بات سے نفع حاصل کرنا جانتے ہیں - اگر ان کی کوٹھیوں سے ملحق باغیچے ہیں تو یہ انکی سبزی ترکاری فروخت کرکے مالی کی تنخواہ وغیرہ نکال لیتے ہیں -- یہ لوگ مرغیوں سے بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں - کیونکہ انڈے بارہ روپے درجن بکتے ہیں - اسطرح ۳۶ روپے ماہوار آمد صرف ایک مرغی سے ہو سکتی ہے -

اور اگر ہم معمولی مرغی بھی پالیں ایک آنہ انڈے کی قیمت کم از کم اندازہ رکھیں تو دو روپے کے قریب ماہوار آمد ہو سکتی ہے -

ہم نے اپنی مرغیوں میں سے ایک مرغی کے انڈوں کی آمد خدمت دین میں دینے کا عہد کیا ہے - اس کے انڈے خواہ ہم خود استعمال کریں یا فروخت کردیں انکی قیمت قادیان کسی فنڈ میں بھیجدیتے ہیں *

"تسیم" از لاہور

آپ نے ابتک مصباح کی اشاعت بڑھانے میں کیا کوشش کی - ہر ایک مصباحی بہن کے ذمے اس سوال کا جواب ہے - (ایڈیٹر)

ماشاء اللہ

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی خوشی سے خوشی محسوس کرتی ہے - اور رنج سے رنج - چنانچہ مورخہ ۱۵- مارچ ۱۹۲۷ء کے مصباح کے پرچہ میں مکرم برادرم ایڈیٹر صاحب کے یہ الفاظ کہ "الحمد للہ عام توقع کے خلاف خواتین نے مضمون کی طرف اتنی توجہ کی ہے - کہ مجھے ۸ صفحے اس اخبار میں بڑھانے پڑے تاکہ مضامین درج نہ ہونیکی شکایت کم ہو جائے" پڑھکر از حد خوشی ہوئی اور بڑی خوشی یہ بھی کہ ماشاء اللہ چھوٹے اور خوب مزیدار ہر رنگ کے مضمون ہوتے ہیں -

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمارے مصباح کو دینی دنیوی مصباح بنائے اور ہماری بہنوں کو توفیق دے کہ آئندہ اور ترقی کی طرف قدم اُٹھائیں - مگر ساتھ ہی ہر بہن کا خیال رکھیں - کوئی بات کسی کے خلاف نہ ہو بلکہ ہر ایک پہلو سے ہر ایک کی محبت کی بُو آتی ہو - چھوٹے بڑے عالم کم علم امیر غریب کی پاسداری ہو - اور یہ پرچہ ہر ایک کی خوشی کا یکساں باعث ہو - تمام طبقہ کی بہنیں اس سے یکساں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائدہ اُٹھائیں۔
خدا کرے آئندہ اس میں بڑھ چڑھ کر مضمون ہوں آمین۔

اور بہنیں بھی کوشش کریں مومن کے دو دن یکساں نہیں ہونے چاہئیں احمدی تو احمدی غیر احمدی بہنیں بھی اسکو خوشی سے دیکھنے لگی ہیں۔ اللہ تعالٰے دن دونی رات چوگنی ترقی دے آمین

الٰہی جب تلک بستی ہے دنیا میں انساں کی
رہے قائم یہ بزم بہتریں مصباح نسواں کی
نگاہِ اہلِ ملت خوب پائے روشنی اس سے
نہ کرنے پائیں دشمن بھی الٰہی دشمنی اس سے

آمین

راقمہ طالب دعا زبیدہ اہلیہ
محمد نواز خان صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
لاہور

مصباحی بہنیں مشورہ دیں

میرے پاس بہن زبیدہ خاتون کی مرسلہ دو تقریریں ہیں ایک تقریر وہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی اور ایک تقریر جو لاہور میں فرمائی۔ اخبار کا حجم چھوٹا ہے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چھپیں اگر مصباحی بہنیں الگ خرید لینے پر تیار ہوں تو نظر ثانی کرکے انہیں چھپوا دیا جائے بہنیں اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ (ایڈیٹر مصباح)

چند اصلاحی تجویزیں

گزارش ہے۔ کہ میں اپنی ناچیز اور ناقص رائے کے بموجب اخبار مصباح کے متعلق مندرجہ ذیل تجاویز عرض کرتی ہوں۔ براہ کرم درج فرما کر۔ دیگر مصباحی بہنوں سے اسکے متعلق مشورہ طلب فرمائیں۔ یوں تو آپ جیسے بزرگ۔ عالم۔ کہنہ مشق اخبار نویس کے سامنے تجاویز پیش کرنا چھوٹا مُنہ۔ اور بڑی بات ہے۔ مگر چونکہ آپ مصباح کو حقیقی معنوں میں قومی اخبار بنانے کے لئے دردمند ہیں۔ اور بفحوائے گاہے افتد کہ کودک ناداں۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ ممکن ہے۔ کہ عاجزہ کی ٹوٹی پھوٹی تحریر یا اس کا جزو آپ اور مصباحی بہنوں کو پسند آجائے۔ اس لئے عاجزہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا مناسب سمجھتی ہے۔

آپ نے مصباح کے پہلے نمبر میں مصباح کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل بیان فرمائے ہیں:۔

الف۔ تاکہ عورتیں اسکے ذریعے باہم تبادلہ خیالات کرسکیں۔

ب۔ اپنی بہتری اور بہبودی کی تجویزیں مشورے کے ساتھ طے کرسکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج - چھوٹی لڑکیاں اپنی تعلیم میں اس سے بہت کچھ مدد پا سکیں۔

پس مقصد الف کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم ایک صفحہ "محفل مصباح" کے لئے وقف کیا جائے۔ جس میں مصباحی بہنوں کو تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ (اسکے لئے میری طرف سے کوئی روک نہیں مصباحی بہنیں بات چیت شروع کریں) (اکمل)

مقصد ب - کے لئے میں عرض کرتی ہوں کہ کم از کم ایک کالم یا اگر ہو سکے تو ایک صفحہ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کلمات طیّبات الحکم یا دیگر پُرانی تحریروں سے لیکر درج کیئے جائیں تاکہ ازدیاد علم و ایمان کا باعث ہوں۔ اور غیر احمدی مصباحی بہنوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ ایسے ہی ایک صفحہ دنیاوی خبروں کے لئے وقف کیا جائے۔ (یہ تو میں چاہتا ہوں مگر سوچتا ہوں پندرہ دن کے بعد کیا خبریں دوں ہفتہ وار ہو تو بھی کچھ بات ہو) (اکمل)

میرے خیال ناقص میں اب وقت آگیا ہے۔ کہ مستورات کو بھی دنیاوی خبروں سے بہرور کیا جائے۔ اور مفید مطالب باتیں خواہ دنیا کے کسی حصہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ درج کی جایا کریں۔

مقصد ج - کے لئے کیا یہ مناسب نہ ہوگا۔ کہ اسلامی تاریخ و جغرافیہ یا مستورات کے متعلّق عام فہم طبّی معلومات کے لئے ایک صفحہ وقف کیا جائے۔ (ضرور اکمل)

جناب اڈیٹر صاحب۔ اگر آپ عدیم الفرصت ہوں۔ اور معلومات کا بہم پہنچانا تکلیف دہ خیال کرتے ہیں۔ تو میں نہایت ادب سے جنابہ محترمہ اُستانی سکینۃ النساء صاحبہ کی خدمت میں عرض کرونگی۔ کہ آپ کا ہاتھ بٹائیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ضرور اس قومی کام کے لئے وقت نکال سکینگی۔

بالآخر میں یہ عرض کیئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ مصباح ۲۰ صفحوں پر شائع ہونا چاہیئے۔ آپ نے حجم بڑھانے اور کاغذ اچھا لگانے کے متعلّق فرمایا ہے۔ کہ جتنا گُڑ ڈالو اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ میں عرض کرتی ہوں یہی ہمارا ابھی جواب ہو سکتا ہے۔

مشک آنست کہ خود ببوید۔ نہ کہ عطار بگوید۔ اگر اچھی چیز ہو گی تو خریدار بہت ہو جائیںگے۔ انشاءاللہ۔ (مگر میں خرچ کے لئے روپیہ کہاں سے لاؤں۔ تاہم پچھلا اور یہ پرچہ ۲۴ صفحے پر شائع ہُوا) اکمل) امید ہے۔ کہ مجھ ناچیز کے خیالات آپکی سمع خراشی کا باعث نہ ہونگے۔ والسّلام (عاجزہ عنایت ثریا بنت جناب شیخ نیاز محمّد صاحب انسپکٹر پولیس از کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی پیدائش کی غرض

اے میری معزز بہنو! عاجزہ کی خواہش اسوقت یہ ہے کہ بہنوں کو انسان کی پیدائش کی غرض کی طرف توجہ دلائے ہم میں سے ہر ایک پر واضح ہونا چاہیئے۔ کہ آیا انسان کی غرض پیدائش کھانا پینا ہے اور دنیا کی دولتوں سے دل لگانا ہے یا کہ وحدہٗ لاشریک کی پرستش کرنا ہے سو یاد رہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض کھانا پینا نہیں بلکہ عبادت الٰہی ہے بہت سے کوتہ اندیش یا پست ہمتی سے مختلف قسم کے مُدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھیراتے ہیں۔ اکثروں کا مُنتہائے نظر یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے لکھنے کے بعد دولت کمائیں اور قسم قسم کے مال و متاع اکٹھا کریں۔ اور بعض اس پر خوش ہوتے ہیں کہ بڑے ہو کر دنیا میں شہرت حاصل کریں اور وہ وہ کارہائے نمایاں کریں کہ ان کا نام ہمیشہ کے لئے عزت سے لیا جائے۔ اور آنیوالی نسلوں کے لئے وہ نمونہ ہوں وغیرہ وغیرہ غرض ان کا مُدّعا دنیا و مافیہا میں منہمک رہنا ہے۔ لیکن کیا یہ درست ہے؟

میری معزز بہنو! ہرگز ہرگز ہماری پیدائش کی غرض و غایت یہ نہیں بلکہ حقیقی مقصد صرف وہ ہی ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ خود اس آیت کریمہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ یعنی فرمایا کہ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں۔ اور میری پرستش کریں۔ اب اس آیت مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری پیدائش کی غرض اسکے سوا کچھ نہیں کہ خدا کی عبادت اور اسکی محبت میں غرق ہو جائیں لیکن افسوس ہم میں سے کتنے ہیں جو اس مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ ہم میں سے بیشتر حصہ اس بات کے سمجھنے بوجھنے کے باوجود بھی اپنے آپکو دنیا کی زنجیروں سے نہیں چھڑاتا۔ بلکہ ان میں پھنس کر کچھ ایسے مائل ہوتے ہیں اور مال و متاع حاصل کرنے میں کچھ ایسے غرقاب ہوتے ہیں کہ اپنی ہی خبر نہیں رہتی ہماری کوششیں ہوتی ہیں تو صرف اس غرض کے لئے کہ ہمیں فلاں چیز ملجائے فلاں شئے حاصل ہو جائے۔ اگر ہمیں فکر ہوتی ہے تو بس اسکی کہ اپنی جائدادوں کو کیونکر بڑھایا جائے یا بارش کا موسم آرہا ہے مکان کی کیونکر حفاظت کی جائے یا فلاں بات کیونکر ہو گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس طرف ذرا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توجہ نہیں کہ خدا کے کیا احکام ہیں۔ دنیا کے علاوہ اور بھی زندگی ہے جسکی طیاری ضروری ہے۔ ہاں جب مصیبت کا وقت آتا ہے کوئی وبا پھیلتی ہے یا تجارتوں میں گھاٹا ہوتا ہے تو اسوقت خدا یاد آتا ہے۔ ذرا بھی غور کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ یہ زندگی چند روزہ ہے اور اس جیفۂ دنیا کے مال و متاع کچھ بھی ہماری مدد نہیں کر سکتے۔ اگر کسی چیز پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے تو بس وہ خدا کی ذات ہے لہٰذا اس کی پرستش و اطاعت اور اسکے حکموں کی تعمیل کے لئے ہر وقت حاضر رہنا واجب ہے ہماری کوششیں اس بات کے لئے ہوں کہ کیونکر اسکو راضی کیا جائے۔ اور اسکے قرب کو حاصل کیا جائے۔ نہ جان سے دریغ ہو نہ مال سے کیونکہ یہ سب اسی نے عطا کی ہیں اور حقیقتاً وہ ہی انکا مالک ہے۔ ہر طرح کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے یہی عمدہ راہ ہے۔ جسکو وہ مل جائے اسکو تمام دنیا مل جاتی ہے کیا ہی ظلم ہو گا اگر وہ ہم سے ناخوش رہے اور ہماری اس سے صلح نہ ہو۔ اس نے ہمیں عقل دی۔ طاقتیں دیں۔ اعلیٰ قوٰی دیئے اور ساتھ ہی اپنی طرف آنیکا راستہ بتایا اب یہ ہمارے قبضہ میں ہے کہ ہم ان طاقتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں۔ اور عقل سے چھان بین کر کے صراط مستقیم پر گامزن ہوں چنانچہ وہ فرماتا ہے :-

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

اور پھر فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ - ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا۔ پہلے یہ بتلا دیا کہ ہم نے انسان کو بہتر طاقتیں عطا کی ہیں اور اعلیٰ خوبیوں اور صفات عمدہ دیکر بھیجا ہے پھر یہ بھی بتلا دیا - کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جسپر چلکر خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اب نجات کی یہی راہ ہے کہ اپنی تمام طاقتوں سے اسکی احکام کی پیروی میں لگ جائیں اور اسکی محبت میں محو ہو جائیں۔ اپنا کچھ بھی نہ سمجھیں بلکہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے وہ اسی کی عطا ہے۔ سچی راحت اور خوشحالی اسی سے دل لگانے میں ہے۔ ہمکو چاہیئے کہ اپنے فرض کو حسن و خوبی سے انجام دیں تا ایسا نہ ہو کہ اصل مقصد کو بھلا کر دنیا کی جھمیلوں میں پھنس جائیں اور قبل اسکے کہ ہم ایسے فرض کو ادا کریں موت ہم کو دنیا سے جدا کر دے اور ہمارے لئے پھر کوئی موقع نہ رہے۔ زندگی کا کچھ بھی بھروسہ نہیں۔ فانی چیزوں سے دل لگانا اور عاقبت کی فکر نہ کرنا بعید از عقل ہے۔

ہر ایک شخص کے لئے زندگی میں موقع ہے اگر کوئی صدق دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی غفور رحیم ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے قصوروار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصور کو بخشتا ہے۔ پس ہمارے لئے بھی ابھی وقت ہے۔ اگر ہم غور کریں اور اپنے فرض کو پہچانیں تو اللہ کے قرب و رضاء کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کا ذریعہ اب ایک ہی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر چلکر آپکے خادم بن کر رضائے الٰہی حاصل کریں ۔

زبیدہ بنت ذوالفقار علیخاں صاحب
ناظر اعلیٰ - قادیان

مبارکبادی

۱۵ مارچ کے پرچہ میں صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا نہایت قابل قدر مضمون دیکھ کر کمال درجہ خوشی ہوئی الحمد للہ۔ چونکہ پہلا مضمون نہایت قابل دید و دلچسپ ہے اس چھوٹی عمر میں اسقدر کمالات اپنے اندر رکھتا ہے پڑھنے والے حیران رہ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ موصوفہ کو جزائے خیر دے اور باصحت باسلامتی رکھے۔ آمین

تمام مصباحی بہنیں اپنی روزانہ نمازوں میں صاحبزادی کے لئے دعائیں فرمائیں کیونکہ انہوں نے اپنے زرین خیالات سے ممتاز فرمایا ہے آئندہ بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عاجزہ اس خوشی میں خاندان مسیح موعودؑ اور ممبرات لجنہ و دیگر مصباحی بہنوں کو مبارکباد عرض کرتی ہے۔ نیز حضرت اقدس اور حضرت بیوی صاحبہ یعنی والدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہوں۔ اللھم آمین ثم آمین۔ والسلام

خاکسارہ احمدیہ بیگم بنت شیخ محمد لطیف صاحب
وڈالہ بانگر

اولاد کی تربیت میں مردوں کا حصہ

فی زمانہ پرورش و تربیت اطفال خصوصیت سے صرف عورتوں کا فرض سمجھی جاتی ہے۔ مرد اس معاملے میں اپنی ذمہ واری ذرا بھی محسوس نہیں کرتے وہ ضروریات زندگی کا مہیا کر دینا ہی کافی سمجھتے ہیں حالانکہ پرورش اولاد دونو کا برابر فرض ہے بلکہ شرع محمدی نے مرد پر زیادہ ذمہ واری عائد کی ہے۔ غریب بلکہ اوسط طبقے تک کثیر العیال کنبے میں عورت کی جان مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

فرائض خانہ داری کے ساتھ بچوں کی دیکھ بھال اور رکھ رکھاؤ کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ مرد زنان خانے میں آئے۔ اور بچوں کی چیں پیں سے گھبرا کر مردانے کی راہ لی۔ اور بعض نازک مزاج حضرات تو بچوں کے رونے اور اپنی نیند بگڑنے کے خیال سے مردانہ مکان میں ہی استراحت فرماتے ہیں۔ غریب عورت کو بچوں کا دھیان اور مردوں کی آرام و آسائش کا لحاظ رکھنا ہر حال میں ہے۔ خود دکھ سکھ برداشت کرتی ہے اور نہیں چاہتی کہ بچوں کو تکلیف یا مرد کو بے آرامی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر تندرستی میں تو سب کچھ کر لیتی ہے۔ مگر بیماری یا کسی اور ضرورت سے مجبوری کی صورت میں علیحدگی ہوتی ہے۔ تو بچے ہلکان ہو جاتے ہیں۔ اور مردوں کا ناک میں دم آجاتا ہے *

ہندوستان میں یہ تکلیف عام ہے۔ اور بہت زیادہ ہے۔ مگر اس کا کچھ نہ کچھ اثر ممالک مغربی پر بھی ہے۔ لیکن وہاں زندہ قوم رہتی ہے جو ہر مرض کا علاج کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ لندن میں چند منصف مزاج مردوں کو عورتوں کی اس حالت زار کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے اپنی ذمہ واری کو فراموش نہیں کیا۔ بلکہ ایک انجمن کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام لینکاسٹر روڈ فادرس کونسل مغربی لنڈن ہے۔ ڈیلر اور ڈاکٹر جیمس اسکے صدر ہیں۔ انجمن کا مقصد باپوں کو پرورش و تربیت اولاد کی ذمہ واری کا احساس کرانا ہے۔ بچوں کے رکھ رکھاؤ اور انتظام خانہ داری۔ صفائی مکان وغیرہ کے گر مردوں کو سکھائے جاتے ہیں۔ فرصت کے وقت میں مردوں کے قیام و تفریح و آرام و آسائش کے ساتھ یکجا ہونے اور ان باتوں پر عملی تجربہ حاصل کرنے کے وسائل مہیا کیئے جاتے ہیں * (تہذیب نسواں ۲۶ مارچ)

ضروری باتیں اگر خواتین چاہتی ہیں کہ ان کا اخبار جلد ہفتہ وار ہو جائے یا مہینے دو بار ۲۴ صفحے پر شائع ہو تو ایک دفعہ ہمت کر کے ایک ہزار تک اسکی اشاعت پہنچا دیں۔ ہر شہر ہر گاؤں میں عورتوں میں کوشش کی جائے (۲) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ دینا چاہیئے۔

مراسلہ حضرت عرفانی

(مقیم لنڈن)

لنڈن کی عورت نکاح خوان

میں لکھ چکا ہوں کہ یہاں صیغہ اور محکمہ اب باقی نہیں جہاں عورتیں کام نہ کرتی ہوں۔ دن بدن وہ تمام محکموں پر قابو پا رہی ہیں۔ مردوں کے مقابلہ میں کام نہایت عمدہ۔ اور زیادہ کرتی ہیں اور اجرت کم لیتی ہیں۔ پولیس میں عورتیں کام کرتی ہیں۔ مجسٹریٹ ہیں جوری میں ہیں۔ ڈاکٹر اور بیرسٹر اور مدرس ہیں۔ اور اب تو گرجا کی پادری اور منسٹر بھی عورتیں خود ہو رہی ہیں نکاح کی رجسٹری کے دفتروں میں بھی عورتیں نکاح خوان مقرر ہو رہی ہیں میں اگلے دن ایک نکاح کی رجسٹری کے دفتر میں چلا گیا جہاں لوگ آکر شادی کرتے ہیں میں ایک شادی کرنیوالے جوڑے کے ساتھ داخل ہو گیا۔ اگرچہ انکو میرے ساتھ داخل ہونے پر تعجب ہوا۔ اس لئے کہ میں تنہا تھا اسلئے یہ خیال نہیں ہو سکتا تھا کہ میں شادی کے لئے جا رہا ہوں۔ اندر داخل ہونے پر نکاح کرانے والا جوڑا تو ششدر رہ گیا جب انہوں نے دیکھا کہ وہاں کوئی مرد تو ہے نہیں ایک عورت ہے انہیں وہم بھی نہ تھا کہ عورت نکاح خوان ہو گی میں بھی حیران تھا کہ اتنے میں اس عورت نے شادی کے رسوم ادا کرنے کے لئے زنانہ لہجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں جسکے ساتھ منصب رجسٹراری کی ضمانت ملی ہوئی تھی کہا کہ :-

"از راہِ کرم! جو مَیں کہوں اسے دوہراتے جائیے۔"

تب انہیں معلوم ہُوا کہ نکاح خوان عورت ہے، یہ عورت ایک سو سے زیادہ نکاح پڑھا چکی ہے۔ اور اس کام کو عورتوں کے لئے زیادہ مفید اور آرام دہ اور موزون تصور کرتی ہے ؛

تمباکو نوشی اور مستورات

عورتوں میں سگرٹ نوشی کا رواج روز بروز بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر اسے نہایت خطرناک سمجھتے ہیں ایک ڈاکٹر نے رائے دی ہے کہ حُقّہ نوشی (سیگرٹ نوشی) کا سوال نہایت اہم ہو گیا ہے یہ مردوں ہی کے لئے سخت مضر ہے اور اب عورتیں بھی اس بلا میں مبتلا ہو رہی ہیں اگر یہ عادت اسی طرح جاری رہی تو قوم کی اخلاقی اور صحی حالت بالکل بگڑ جائے گی۔ اور ایسے ماں باپ کے بچّے آگے چل کر پاگل خانوں میں تعداد بڑھانے والے ہونگے سیگرٹ نوشی کی وجہ سے دق اور دمہ کے عوارض میں ترقی ہو رہی ہے عورتوں میں یہ مرض اسی طرح بڑھ رہا ہے جس طرح پر بال کٹوانے اور چھوٹے دامن کی قمیص پہننے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ حقہ نوشی کا رواج عورتوں میں بدقسمتی سے ہندوستان میں بھی کم و بیش جاری ہے اسلئے اسکا تدارک اور فکر کرنا چاہیئے ؛

(عرفانی)

ایک عورت کی نصیحت کام دیگئی

تیمور نے یکایک ایک طاقتور حاکم سلطان محمد نامی سے اس کا علاقہ چھیننا چاہا۔ اور ایک روز یکایک اس کے ملک میں وارد ہو کر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا جو اسکے علاقہ کے عین درمیان میں واقع تھا۔ لیکن اس لڑائی کا نتیجہ اسکی حسب مرضی نہیں نکلا کیونکہ اسے شکست کھا اور بھیس بدلکر بھیک مانگتے ہوئے اپنے ملک میں واپس لوٹنا پڑا واپس آتے ہوئے ایک گاؤں میں اس نے ایک عورت سے خدا کے نام پر کھانیکو کچھ مانگا جس نے ایک لبالب طشتری پیش کی تیمور اسوقت بھوکا تھا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ طشتری میں ڈالکر لقمہ منہ میں ڈالنا چاہا۔ لیکن کھانے کی حرارت نے اسکے ہاتھ کو جلا دیا ہاتھ کو پھونکتے اور ہلاتے ہوئے کہا کہ "یہ بہت گرم ہے" عورت (ہنس کر بولی) تم بھی بالکل تمرلنگ جیسے ہی عقلمند ہو جسے یہ بھی پتہ نہیں تھا۔ کہ ملک کس طرح فتح کیئے جاتے ہیں۔ اور جو دشمن کے ملک کے درمیان میں ایک گاؤں پر قابض ہو کر سمجھ بیٹھا کہ اب مَیں جلد ہی ساری ملک کا بادشاہ بنجاؤنگا۔ کھانا کھانے کے لئے پہلے گردا گرد سمیٹنا پھر درمیان میں ہاتھ ڈالنا چاہیئے۔ تمرلنگ بھی شکست کھا کر بھاگا۔ اور تم نے بھی اپنا ہاتھ جلالیا ہے عورت کی اس نصیحت نے تیمور کے دل پر خاص اثر کیا اس نے اپنے ملک میں واپس جا کر پھر از سر نو لشکر آراستہ کیا اور اس عورت کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے پہلے اپنے نزدیک کے علاقوں پر قبضہ کیا اور آہستہ آہستہ سلطان محمد کے تمام ملک کو فتح کر لیا ؛

([illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] قادیان [illegible] شائع کیا)